دنیا کی تاریخ میں ہر تہذیب کو سائنسی ترقی دورِ زوال میں کیوں ملتی ہے؟

عراق میں بابلی تہذیب، مصری تہذیب، رومی چینی ہندوستانی، یونانی تہذیبوں کے تحقیقی مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر صورتوں میں زیادہ فعال سائنسی سرگرمی فی الحقیقت ان تہذیبوں میں اس وقت دیکھنے میں آئی جب وہ تہذیبیں مر رہی تھیں دنیا کی معلومہ تاریخوں کے بارے میں جارج سارٹن کی تحقیق کے مطابق تہذیبوں میں سائنسی ترقی اور سائنسی عروج ان کے دورِ زوال میں شروع ہوتا ہے بابلی تہذیب میں جو اپنے عظیم سائنسی شاہکاروں کی وجہ سے مشہور ہے سائنس نے اس وقت عروج پایا جب وہ تہذیب ختم ہو رہی تھی ہندوستان میں موہنجودڑو کی تاریخ تہذیب جس نے ترقی و کمالات کی بے شمار منزلیں طے کر لیں تھیں جن کی برآمدات مصر تک جاتی تھیں جن کے طرزِ تعمیر میں نکاسی آب کا عجیب و غریب نظام موجود تھا جو آج بھی موہنجودڑو کے قریبی شہر لاڑکانہ میں جزوی طور پر میسر ہے اور اس نظام کی حالت بھی یہ ہے کہ امراء کی کوٹھیوں میں گندے پانی کی نالیاں بہہ رہی ہوتی ہیں لیکن پانچ ہزار سال قبل گندے پانی اور غلاظت کی نکاسی کا عظیم الشان نظام وہاں قائم تھا۔ موہنجودڑو میں سماعت گاہیں، دارالاقامہ جامعات کی عمارات غیر معمولی کارنامے ہیں لیکن یہ تمام تر ترقیات ان قوموں کے دورِ زوال میں نقطۂ عروج پر پہنچ چکی تھیں۔ ترقی ان کے زوال کی رفتار کو تیز تر کرنے کا سبب بنی زوال کی رفتار کم کرنے یا اسے روکنے کا سبب نہ بن سکی۔ یونانی تہذیب کا حال بھی ایسا ہی تھا یونانی سائنس کے عظیم شاہکار مثلاً بطلیموس اور اقلیدس اور ان کے معاصرین کے کارنامے اس وقت ظہور میں آئے جب یونان کے حصے بخرے ہو گئے تھے اس کا مذہب مر رہا تھا اس کی ثقافت دم توڑ رہی تھی اور اس کی سیاسی زندگی پر رومیوں کا تسلط قائم ہو رہا تھا کیا مغرب کی سائنسی ترقی کا مطلب زوال کے سوا کچھ اور بھی ہے؟ بعض سائنسی علوم کے حوالے سے مصری تہذیب کی بھی یہی کیفیت تھی حالت مرگ میں مصری سائنس نے زبردست برگ و بار پیدا کیے لاشوں کو حنوط کرنے کا عظیم الشان سائنسی طریقہ، اہرام تعمیر کرنے کی سائنس و ٹکنالوجی جس کا تصور عصر حاضر کا جدید انسان اور جدید سائنس تصور میں لانے سے قاصر ہے لیکن اہرام مصر کی سائنس زوال کی سائنس ہے جس کا دور حضرت موسیٰؑ کی آمد کے ساتھ ہی اختتام پذیر ہو گیا اور بنی اسرائیل اس خطے کے وارث بنا دیے گئے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے انبیاء نے اپنی قیادت و سیادت کے طویل دور میں مصری تمدن و طرزِ تعمیر کی پیروی نہ کی۔ انبیاء صرف نئی مابعد الطبیعیات ہی نہیں دیتے وہ قدیم نظام اس کے اداروں اس کے علوم عقلیہ کو بھی تہس نہس کر دیتے ہیں۔ وہ تہذیبیں جو اپنی اساس مادی ترقی اور شان و شوکت پر رکھتی ہیں ان کے نام لیوا مٹ جاتے ہیں وہ تہذیبیں جو اپنی اساس للّٰہیت روحانیت ایمان یقین اور ذات الٰہی و سنت محبوب الٰہی پر رکھتی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ قیامت تک امر کر دیتا ہے۔ وہ لوگ قرآن کو جدید سائنسی انقلاب کی کلید قرار دیتے ہیں یہ نہیں بتاتے کہ انبیاء کرام میں کوئی سائنس داں کیوں پیدا نہ ہوا حضورؐ کو سابقہ قوموں کی ترقی اور طرزِ تعمیر کیوں عطا نہیں کیا گیا قرآن میں انبیاء کو ہدایت دی گئی کہ جب بھی زمین پر اقتدار ملے تو وہ صلوٰۃ و زکوٰۃ کا نظام قائم کریں سائنس کا نظام قائم کرنے کا حکم انہیں دیا گیا حضرت موسیٰؑ کی قوم غلام تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں تعلیم بالغان کے مراکز، سائنس و ٹکنالوجی کی تعلیم عام کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ یہ حکم دیا کہ وہ چند کمرے حاصل کر کے صلوٰۃ کا نظام قائم کریں انبیاء اور صحابہ کرام صحیفہ آسمانی کے معانی تک رسائی رکھتے تھے لیکن کسی نبی نے سائنسی انقلاب برپا نہیں کیا۔ عاد، ثمود، اصحاب ایکہ، قوم تبع، قوم سباء، کو اپنے عہد میں سائنس و ٹکنالوجی میں کمال حاصل تھا لیکن انبیاء نے ان کا مقابلہ ان کے ہتھیاروں سے نہیں اللہ کے عطا کردہ ایمان یقین وحی اور نقل کے ذریعے کیا لہٰذا یہ تصور ایک باطل تصور ہے کہ سائنس و ٹکنالوجی کا مقابلہ صرف اور صرف سائنس و ٹکنالوجی ہی سے کیا جا سکتا ہے انبیاء کی پوری تاریخ اس فلسفے کے استرداد کا قرآنی ثبوت ہے۔

جاوید غامدی آخر قرآن، سنت و اجماع کو ماخذ قانون کیوں نہیں مانتے؟

علماء کا ٹی وی پر آنا: ڈاکٹر محمد رفیع الدین کی جدیدیت

ذاکر نائیک، وحید الدین خان جاوید غامدی: سائنس، فقہ، اجتہاد، اجماع

یوسف قرضاوی، وہبہ الزحیلی اور العوالی کے فتاویٰ کا ناقدانہ جائزہ

Main